نحن انصار اللہ
مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ
وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ
تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ
نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا
جلد ۲۳ ، شمارہ نمبر۲
شعبان تا ذو الحجہ ۱۴۴۳ء
اپریل تا جون ۲۰۲۲ء

....تو پھر یہ شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا

''ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اُسے چاہیے کہ ایک موت اختیار کرے، نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب شے پر مقدم رکھے۔ بہت سی ریاکاریوں اور بیہودہ باتوں سے انسان تباہ ہو جاتا ہے۔ پوچھا جاوے تو لوگ کہتے ہیں کہ برادری کے بغیر گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایک حرام خور کہتا ہے کہ بغیر حرام خوری کے گذارہ نہیں ہو سکتا۔ جب ہر ایک حرام گذارہ کے لیے انہوں نے حلال کر لیا تو پوچھو کہ خدا کیا رہا؟ اور تم نے خدا کے واسطے کیا کیا؟ ان سب باتوں کو چھوڑنا موت ہے جو بیعت کر کے اس موت کو اختیار نہیں کرتا تو پھر یہ شکایت نہ کرے کہ مجھے بیعت سے فائدہ نہیں ہوا۔ جب ایک انسان ایک طبیب کے پاس جاتا ہے تو جو پرہیز بتلاتا ہے اگر اُسے نہیں کرتا تو کب شفا پاسکتا ہے لیکن اگر وہ کرے گا تو یومًا ترقی کرے گا۔ یہی اصول یہاں بھی ہے۔''

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۵۸)

نحنُ انصاراللہ

جلد ۲۳ ، شمارہ نمبر۲ — مجلس انصاراللہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ — اپریل تا جون ۲۰۲۲ء

فہرست مضامین

مجلس انصاراللہ کینیڈا

ISSN 2560-886X (Print) ISSN 2560-8878 (Online) بین الاقوامی اشاعت حوالہ نمبر ishaat@ansar.com Tel: 905-417-1800 www.nahnuansarullah.ca : رابطہ

قرآنِ مجید

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا ؕ وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۵۵﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْـًٔا ؕ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۶﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۷﴾

(سورۃ النور: ۵۵۔۵۷)

کہہ دے کہ اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔ پس اگر تم پھر جاؤ تو اُس پر صرف اتنی ہی ذمہ داری ہے جو اُس پر ڈالی گئی ہے اور تم پر بھی اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی تم پر ڈالی گئی ہے۔ اور اگر تم اس کی اطاعت کرو تو ہدایت پا جاؤ گے۔ اور رسول پر کھول کھول کر پیغام پہنچانے کے سوا کچھ ذمہ داری نہیں۔

تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کے لئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کے لئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُن کی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ اور جو اُس کے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

ترجمہ: حضرت مرزا طاہر احمد، خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

حدیثِ نبوی ﷺ

عَنْ زَیْدِ بْنِ سَلاَّمٍ، قَالَ النَّبِیُّ ﷺ

وَأَنَا آمُرُکُمْ بِخَمْسٍ اللّٰہُ أَمَرَنِی بِھِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَۃُ وَالْجِھَادُ وَالْھِجْرَۃُ وَالْجَمَاعَۃُ فَإِنَّہُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ قِیدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَۃَ الإِسْلاَمِ مِنْ عُنُقِہِ إِلاَّ أَنْ یَرْجِعَ

حضرت زین بن سلام بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا میں بھی تمھیں پانچ باتوں کا حکم دیتا ہوں جو دراصل اللہ تعالیٰ نے مجھے دیے ہیں، سننا اور اطاعت کرنا، جہاد اور ہجرت اور جماعت کے ساتھ وابستگی کیونکہ جس نے جماعت سے ایک بالشت بھی دوری اختیار کی اس نے اسلام کی اطاعت کا طوق اپنی گردن سے اتار دیا سوائے اس کے جو رجوع کرلے۔

(جامع الترمذی کتاب الامثال عن رسول اللہ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ

مَنْ بَایَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاہُ صَفْقَۃَ یَدِہِ وَثَمَرَۃَ قَلْبِہِ فَلْیُطِعْہُ مَا اسْتَطَاعَ

(سنن ابی داؤد کتاب الملاحم باب باب ذِکْرِ الْفِتَنِ وَدَلاَئِلِھَا)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی بھی امام کی بیعت کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اور اپنادل اس کو دے دے تو اُس کو پھر چاہیے کہ جہاں تک ہو سکے اُس (امام) کی اطاعت کرے۔

اقتباس
حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام

" .... خلیفہ جانشین کو کہتے ہیں اور رسول کا جانشین حقیقی معنوں کے لحاظ سے وہی ہو سکتا ہے جو ظلی طور پر رسول کے کمالات اپنے اندر رکھتا ہو، اس واسطے رسول کریم نے نہ چاہا کہ ظالم بادشاہوں پر خلیفہ کا لفظ اطلاق ہو کیونکہ خلیفہ در حقیقت رسول کا ظلّ ہوتا ہے اور چونکہ کسی انسان کے لئے دائمی طور پر بقا نہیں لہذا خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ رسولوں کے وجود کو جو تمام دنیا کے وجودوں سے اشرف و اولیٰ ہیں ظلی طور پر ہمیشہ کے لئے تا قیامت قائم رکھے سو اِسی غرض سے خدا تعالیٰ نے خلافت کو تجویز کیا تا دنیا کبھی اور کسی زمانہ میں برکات رسالت سے محروم نہ رہے۔ "

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۵۳)

" میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو۔ اور چاہئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے ۔ "

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶)

اقتباس

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

”ہمیں بہت گہرائی میں جا کر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدد گار کس طرح بن سکتے ہیں“

آپ جو اپنے آپ کو انصار اللہ کہتے ہیں اس بات کو ہر وقت سامنے رکھیں کہ انصار اللہ تبھی کہلا سکتے ہیں جب اس زمانے کے امام،اللہ تعالیٰ کے فرستادے، مسیح موعود اور مہدی معہودؑ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے صرف نام کے انصار اللہ نہ ہوں بلکہ اس روح کو سمجھتے ہوئے نَحۡنُ اَنۡصَارُاللّٰہ(آل عمران:۵۳) کا نعرہ لگائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں تکمیل اشاعت دین کا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کیا ہے یعنی تبلیغِ اسلام کا عظیم کام آپؑ کے سپرد کیا گیا ہے اور یہی کام کرنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے افراد سے توقع کی ہے اور انصار اللہ کو سب سے بڑھ کر اس کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھنا چاہیے۔ پس ہمیں اپنے عہد بیعت کو نبھانے کے لیے، اپنے انصار اللہ کے عہد کو نبھانے کے لیے، اس عظیم کام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے، اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس عظیم کام کو سرانجام دینے کے لیے میدان میں اترنا ہو گا، تبھی ہم حقیقی انصار اللہ کہلا سکتے ہیں۔ صرف منہ سے دعویٰ کر دینا کہ ہم انصار اللہ ہیں کافی نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں اپنے جائزے بھی لینے ہوں گے کہ کس طرح ہم اس عظیم کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔ ہمیں اپنی حالتوں کو دیکھنا ہو گا کہ کیا وہ اس معیار کی ہیں جو بڑے بڑے کام سرانجام دینے کے لیے ہونی چاہئیں اور جس کی اس وقت دین کو ضرورت ہے۔

دین کا پیغام دنیا کے کونے کونے میں پھیلانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ اس کے لیے ہمیں تعلق باللہ میں بھی ترقی کرنی ہو گی، تقویٰ میں بھی ترقی کرنی ہو گی، اپنے علم کو بڑھانے کی کوشش بھی کرنی ہو گی، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پوری طرح کاربند رہنے کے لیے بھی کوشش کرنی ہو گی۔ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے اپنی حالتوں میں وہ تبدیلی پیدا کر لی ہے یا اس تبدیلی کے پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے ضروری ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مددگار بننے کے لیے ضروری ہے۔ اگر نہیں تو ہمارا نَحۡنُ اَنۡصَارُاللّٰہ کا نعرہ بے مقصد اور بےبنیاد ہے۔ ہم میں سے بعض کا تو یہ حال ہے کہ خدام الاحمدیہ کی ابتدائی عمر کے خدام مجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ اگر ہمارے بڑے قابل اصلاح ہیں تو ہمیں اس کے لیے کیا کرنا چاہیے۔ جہاں یہ بات خوش کن ہے کہ ہمارے نوجوانوں میں یہ سوچ پیدا ہو رہی ہے کہ ہمارے بڑوں کے تقویٰ کے معیار وہ نہیں جو ہونے چاہئیں اور ہم اس کی اصلاح کس طرح کر سکتے ہیں وہاں قابل فکر اور قابل شرم ہے ان لوگوں کے لیے جو بجائے نوجوانوں کے لیے نمونہ بننے کے ان کو فکر مند کر رہے ہیں۔ پھر کس منہ سے ہم نعرہ لگا سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لیے مددگار ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے لیے بہت سوچنے کا مقام ہے۔ ہمیں بہت گہرائی میں جا کر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدد گار کس طرح بن سکتے ہیں۔

(اختتامی خطاب امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ یوکے فرمودہ ۸ ستمبر ۲۰۲۱ء

نظامِ وصیت

از تحریرات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

امام جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶ نومبر ۲۰۲۱ء کو نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ آن لائن ملاقات فرمائی۔اس ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انصار ممبران میں نظام وصیت کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے رسالہ ’’الوصیت‘‘ پڑھانے کی ہدایت فرمائی۔ ہمارا فرض ہے کہ اس ارشاد کی تعمیل میں رسالہ الوصیت کا مطالعہ کریں۔ ذیل میں نظام وصیت سے متعلقہ بعض اقتباسات درج کیے جاتے ہیں۔

’’.... ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اُس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اُس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرضِ التواء میں رہی .... میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کاجلدی انتظام کیا جائے اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خواب گاہ ہو جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہوگئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اس جگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بد ظنی اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تُو راضی ہے اور جن کو تُو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یا ربّ العالمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنْزِلَ فِیْھَا کُلُّ رَحْمَۃٍ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اِس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اُس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اِس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین۳ شرطیں ہیں۔ اور سب کو بجا لانا ہوگا۔

..... سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتاہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے اِن مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔ اور یہ چندہ محض اُنہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہئے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے

اِس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیّت کرے جو اُس کی موت کے بعد دسواں حصہ اُس کے تمام ترکہ کا حسب ہدائت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیّت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا ....

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اُس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔ .... واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ اُن کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے اور اُن کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اُس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کریں اور دعا میں لگے رہیں۔

..... یہ وہ شرائط ضروریہ ہیں جو اوپر لکھی گئیں۔ آئندہ اس مقبرہ بہشتی میں وہ دفن کیا جائے گا جو ان شرائط کو پورا کرے گا۔ ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنا ویں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے اور ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ جو لوگ اس الٰہی انتظام پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کیا لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ میں اسی قدر پر راضی ہو جاؤں کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے۔ اور ابھی ان کا امتحان نہ کیا جائے اور یہ امتحان تو کچھ بھی چیز نہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا امتحان جانوں کے مطالبہ پر کیا گیا اور انہوں نے اپنے سر خدا کی راہ میں دیئے پر ایسا گمان کہ کیوں یوں ہی عام اجازت ہر ایک کو نہ دی جائے کہ وہ اس قبرستان میں دفن کیا جائے۔ کس قدر دُور از حقیقت ہے۔ اگر یہی روا ہو تو خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں امتحان کی کیوں بنا ڈالی؟ وہ ہر ایک زمانہ میں چاہتا رہا ہے کہ خبیث اور طیّب میں فرق کر کے دکھلا وے اِس لئے اُس نے اب بھی ایسا ہی کیا۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلا تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے۔ اور ثابت ہوجائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے سچا کر کے دکھلا دیا اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گذرے گا اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہر گز دفن نہیں ہوسکیں گے۔ لیکن اس کا م میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا کی اُن پر رحمتیں ہوں گی۔

بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ بلاؤں کے دن نزدیک ہیں اور ایک سخت زلزلہ جو زمین کو تہ و بالا کر دے گا قریب ہے پس وہ جو معائنہ عذاب سے پہلے اپنا تارک الدنیا ہونا ثابت کردیں گے اور نیز یہ بھی ثابت کریں گے کہ کس طرح انہوں نے میرے حکم کی تعمیل کی ۔خدا کے نزدیک حقیقی مومن وہی ہیں اور اُس کے دفتر میں سابقین اوّلین لکھے جائیں گے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ ایک منافق جس نے دنیا سے محبت کر کے اس حکم کو ٹال دیا ہے وہ عذاب کے وقت آہ مار کر کہے گا کہ کاش میں تمام جائیداد کیا منقولہ اور کیا غیر منقولہ خدا کی راہ میں دے دیتا اور اس عذاب سے بچ جاتا ۔یاد رکھو! کہ اس عذاب کے معائنہ کے بعد ایمان بے سُودہوگا اور صدقہ خیرات محض عبث۔ دیکھو! میں بہت قریب عذاب کی تمہیں اطلاع دیتا ہوں اپنے لئے وہ زاد جلد تر جمع کرو کہ کام آوے ۔میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال

مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالہ اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے ۔ والسّلام علٰی من اتّبع الھُدٰی۔

الراقم خاکسار

میرزا غلام احمدؐ خدا تعالٰی کی طرف سے مسیح موعود

۶ جنوری ۱۹۰۶ء

(رسالہ الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۱۶ تا ۳۲۹)

”اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں“

جماعت کی حفاظت کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کی ایک مبشر رؤیا اور اس کی تعبیر

مولانا غلام مصباح بلوچ ۔ نائب صدر صفِ دوم مجلس انصاراللہ کینیڈا

اِس زمانے میں جب اللہ تعالیٰ نے آنحضور ﷺ کے غلامِ صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ و السلام کو مسیح موعود و مہدی معہود کے طور پر مبعوث فرمایا تو آپؑ کے مشن کی کامیابی اور کامرانی کا یقین دلاتے ہوئے الہامًا ہزاروں بشارات دیں جن میں سے ایک کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ الفاظ میں بھی تھی۔

حضرت اقدس علیہ السلام اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”براہین احمدیہ میں اس جماعت کی ترقی کی نسبت یہ پیشگوئی ہے کزرع اخرج شطاہ فازرہ فاستغلظ فاستویٰ علیٰ سُوْقِهٖ یعنی پہلے ایک بیج ہوگا کہ جو اپنا سبزہ نکالے گا، پھر موٹا ہوگا پھر اپنی ساقوں پر قائم ہوگا۔ یہ ایک بڑی پیشگوئی تھی جو اِس جماعت کے پیدا ہونے سے پہلے اور اُس کے نشوو نما کے بارہ میں آج سے پچیس برس پہلے کی گئی تھی .... میں ایک چھوٹے سے بیج کی طرح تھا جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے بویا گیا پھر میں ایک مدت تک مخفی رہا پھر میرا ظہور ہوا اور بہت سی شاخوں نے میرے ساتھ تعلق پکڑا۔ سو یہ پیشگوئی محض خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے پوری ہوئی۔“ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۴۱)

اپنی تحریرات میں دیگر جگہوں پر بھی آپؑ نے بفضلہٖ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے اس تخم افشانی اور آئندہ اِس تخم کے جم جانے، نشو و نما پانے، سر سبز ہونے اور پھلوں پھولوں سے لدنے کا ذکر فرمایا ہے،

حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں تو ایک تخمریزی کرنے آیا ہوں، سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔“ (تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷،۶۶)

یہ واشگاف اعلان آپؑ نے متعدد مرتبہ فرمایا کیونکہ پہلے دن سے ہی حاسدین اور مخالفین کا ایک گروہ اس آسمانی درخت کی مخالفت میں اِسے کاٹ ڈالنے اور نابود کرنے کے منصوبوں میں کوشاں تھا، آپ نے ان فسادیوں کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ مَن شاخ مثمرم

ترجمہ: اے وہ جو میری طرف سینکڑوں کلہاڑے لے کر دوڑا ہے، باغبان سے ڈر کیونکہ میں ایک پھلدار شاخ ہوں۔

ایک اور جگہ آپؑ فرماتے ہیں:

”یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بد قسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے، جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابو جہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے۔“ (اربعین، روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۰۰)

۱۹۰۵ء میں جب حضرت اقدس علیہ السلام نے رسالہ الوصیت میں اپنے بعد خلافت کی پیشگوئی فرمائی تو اسی تخمریزی کا ایک مرتبہ پھر ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے .... کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے .... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اُس کی تخمریزی اُنہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اُس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے .... پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کرتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں .... جیسا کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے وقت میں ہوا ....“ (الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۴، ۳۰۵)

حضور علیہ السلام کے اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ نبی کے ہاتھ سے بویا گیا بیج اپنے بعد جاری ہونے والی خلافت کے ذریعے کمال کو پہنچتا ہے۔ اس نکتے کو گذشتہ مفسرین نے سورۃ الفتح کی آخری آیت کی تفسیر میں اور معنوں کے علاوہ یوں بھی بیان فرمایا ہے:

قوله کَزَرۡعٍ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم أخرج شطأہ بأبی بکر فآزرہ بعمر فاستغلظ بعثمان فاستوی علی سوقہ بعلیؓ بن أبی طالب۔

(تفسیر التسھیل لعلوم التنزیل ابن جزی الغرناطی۔ تفسیر زاد المسیر فی علم التفسیر ابن الجوزی)

یعنی کھیتی سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں جس نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ذریعے روئیدگی نکالی، پھر حضرت عمر فاروقؓ کے ذریعے مضبوطی بخشی پھر حضرت عثمانؓ کے ذریعے اُس کو موٹا کیا اور پھر حضرت علی بن ابی طالبؓ کے ذریعے اپنے ڈنٹھل پر کھڑی ہوگئی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کے نبیوں کے ہاتھوں لگائی گئی یہ کھیتیاں اور باغ پروان چڑھتے ہوئے مخالفت اور حسد کی شدید تپش اور مصائب و شدائد کی سخت آندھیوں کا سامنا کرتے ہیں۔ غول بد ذات ہمیشہ اِن کھیتیوں کی تباہی کے درپے رہتا ہے مگر انجام کار مخالفین اور حاسدین ناکام و نامراد ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حفاظت ان کو سر سبز و شاداب رکھتی ہے اور بقول حضرت مسیح ناصری علیہ السلام ”ہَوا کے پرندے آکر اُس کی ڈالیوں پر بسیرا کرتے ہیں۔“

(متی باب ۱۳ آیت ۳۲)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں اپنی اس الٰہی جماعت کے عظیم الشان درخت بننے اور ساری دنیا میں اس کی شاخیں پھیلنے کی پیشگوئی فرمائی ہے وہاں اپنی جماعت کو شدید مخالفت سے بھی آگاہ فرمایا ہے چنانچہ آپؑ رسالہ الوصیت میں ہی فرماتے ہیں:

”یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا، تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت بن جائے گا پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔“ (الوصیت، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۹)

اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں ہی حضور علیہ السلام کو ایک رؤیا کے ذریعے باغِ احمدؑ کی تباہی چاہنے والوں کی تباہی اور ہلاکت کی خبر دے دی تھی جس کا ذکر کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں:

”مدت کی بات ہے میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں، سامنے سے ایک لشکر نکلا جس کا یہ ارادہ ہے کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں۔ مجھ پر اُن کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا اور میرے دل میں یہ یقین ہے کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں۔ وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا۔ جب میں اندر گیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں اور اُن کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں اور اُن کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں۔ تب خدا تعالیٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رِقت طاری ہوئی اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدر ہے کہ ایسا کر سکے۔

فرمایا: اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں اور اُن کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں۔ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے ساتھ اُن کو ناکام کرے گا اور اُن کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا۔“

(بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۳۔ ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۵ مطبوعہ نظارت اشاعت ربوہ)

آندھی اُٹھتی رہی، برق گرتی رہی، جہل کی گود میں فتنے پلتے رہے
ایک پودا تناور شجر بن گیا، بے بسی سے عدُو ہاتھ ملتے رہے

پس اے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درخت وجود کی سر سبز شاخو! تمہارا دشمن تمہیں کاٹنے کے لیے گھات لگائے بیٹھا ہے، اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے ایمان کی یہ سر سبزی سدا قائم رہے تو اپنے آپ کو خلافت کے ساتھ وابستہ رکھو کیونکہ شجرِ خلافت سے پیوستگی میں ہی اُمید بہار ہے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ۔ (آمین)

رپورٹ بابت ورچوئل جلسہ خلافت

جلسہ خلافت کمیٹی

محض خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے مجلس انصار اللہ کینیڈا کو مورخہ ۸ مئی ۲۰۲۲ بروز اتوار ورچوئل جلسہ خلافت منعقد کرنے کی توفیق ملی۔اس جلسے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے باقاعدہ اجازت طلب کی گئی تھی۔ باضابطہ منظوری آنے کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصار اللہ کینیڈا نے جلسہ کے انتظامات اور کامیاب انعقاد کے لئے درج ذیل افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی۔

مکرم ناصر محمود احمد صاحب (نائب صدر ۔نگران)
مکرم داؤد اسماعیل صاحب (نائب قائد عمومی)
مکرم طارق محمود صاحب (ویڈیو ریکارڈنگ)
مکرم سہیل احمد ثاقب صاحب (قائد تعلیم القرآن و مربی سلسلہ)
مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب (نائب صدر صف دوم و مربی سلسلہ)
مکرم کلیم احمد صاحب (قائد تربیت)
مکرم مرزا وقاص احمد صاحب (ایڈیشنل قائد تعلیم)
مکرم فاروق شہزاد صاحب (قائد وقف جدید) پبلسٹی
مکرم فخر چغتائی صاحب (ایڈیشنل قائد عمومی)
مکرم ناصرالدین اقبال صاحب (معاون صدر ۔تکنیکی معاونت)

اس جلسے کی تیاری کے لئے اس کمیٹی کی مختلف میٹنگز میں جلسے کے خدو خال اور موضوعات کو حتمی شکل دینے کے بعد اس کے کچھ حصوں کی ریکارڈنگ کی گئی جس کے لئے ایم ٹی اے ٹیم کی معاونت سے ان کی ریکارڈنگ ایم ٹی اے اسٹوڈیوز میں انجام پائی۔ اسی طرح خلفاءِ احمدیت کے اقتباسات کی آڈیو ریکارڈنگ بھی کی گئی جن کو بعد میں پروگرام کے دوران سلائیڈز کی شکل میں پیش کیا گیا۔

اجلاس کی صدارت مکرم ملک لال خان صاحب امیرجماعت احمدیہ کینیڈا نے کی ۔جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد ازاں جس کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ پیش کیا گیا حدیث بمعہ اردو اور انگریزی ترجمہ کے بعد اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ السلام انگریزی ترجمہ کے ساتھ پیش کیا گیا ۔ اس بابرکت جلسہ کی پہلی تقریر مکرم عبدالرشید انور صاحب،مشنری انچارج کی تھی ۔جنہوں نے”خلیفہ خدا بناتا ہے“ کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور بڑے تفصیلی انداز سے اس موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاءِ احمدیت کے اقتباسات سے اس موضوع کی اہمیت اجاگر کی۔

اس جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اور حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ کے اقتباسات کی سلائیڈز نیز حضرت خلیفتہ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ویڈیو کلپس بمعہ انگریزی ترجمہ کے دکھائے گئے۔مکرم ہادی علی چوہدری صاحب، نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے خلفائے احمدیت کے ساتھ گزرے ہوئے بابرکت لمحات سے وابستہ یادیں اپنے ناظرین کے لئے ایک انٹرویوکی شکل میں ریکارڈ کروائیں۔ آپ نے اپنی گفتگو میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اورامام جماعت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ اپنی زندگی کے گذارے ہوئے بابرکت لمحات نہایت دلچسپ انداز میں بیان کئے۔ اس کے بعد مکرم مبشر احمد صاحب نے نظم پڑھی جس کا رواں انگریزی ترجمہ بھی دکھایا جاتا رہا۔ اختتامی تقریر مکرم ملک لال خان صاحب،امیر جماعت احمدیہ کینیڈا کی ”عصر حاضر میں خلافت کی اہمیت “ کے موضوع پر انگریزی زبان میں تھی۔

اس با برکت جلسہ کے آخر پر مکرم عبدالحمیدوڑائچ صاحب، صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا نے تمام شرکاء، ناظرین اور جملہ انتظامیہ کے ممبران کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس بابرکت جلسہ کو کامیاب بنانے میں انتھک محنت کی۔جلسہ کے آخر پرمکرم امیر صاحب نے دعا کروائی جس کے بعد یہ با برکت جلسہ اختتام پذیر ہوا ۔ اس جلسہ کو یو ٹیوب پر دیکھنے والوں کی تعداد تقریباً ۴۰۰۰ کے لگ بھگ تھی۔

جلسہ کی ریکارڈنگ مجلس انصار اللہ کینیڈا کے یوٹیوب چینل پر دیکھی جاسکتی ہے۔